خواتین کے مخصوص مسائل

حافظ عامر سہیل

ماہواری (Menstrual Period) یا حیض یا وہ مخصوص خون جو بالغ عورت کو ایام مخصوصہ میں آتا ہے۔ یہ خون ماں کے پیٹ میں بچے کی غذا کا بھی کام دیتا ہے۔اس لیے حاملہ کو حیض نہیں آتا۔ اس کا خروج عورت کی صحت کا ضامن ہے، اس کی بندش یا بے اعتدالی مضر اور کئی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔

باب اول:

سوال (۱): کیا ماہواری بلوغت کی نشانی ہے؟

جواب: اسلام ہر اس لڑکے یا لڑکی کو بالغ قرار دیتا ہے جسے احتلام ہونا شروع ہو جائے یا زیر ناف بال آ جائیں۔لڑکی کو حیض آنا بھی بلوغت کی نشانی ہے۔(سورۃ الطلاق:۴)

سوال (۲): کیا ایام مخصوصہ کی تعین ہوسکتی ہے؟

جواب: ایام ماہواری کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت متعین نہیں، اس کا انحصار فطرت و عادت پر ہے، بعض لوگ ماہواری کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن بتاتے ہیں لیکن اس حوالہ سے کوئی بات ثابت نہیں ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سلسلے کی تمام روایات ضعیف ہیں، ان کے ضعف پر محدثین کا اجماع ہے۔ (المجموع شرح المهذب : ۲/ ۳۸۳)

تو پتا چلا کہ عورت کے ایام کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

سوال (۳): حیض کے خون کی پہچان کیسے ہوگی؟

جواب: ایام مخصوصہ میں سیاہی مائل، زرد، مٹیالہ، سیاہ رنگ کا خون آئے، تو وہ حیض ہی شمار ہوگا۔

عورتیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈبیا بھیجتیں، جس میں روئی ہوتی تھی، اس میں زرد رنگ کا خون حیض ہوتا تھا، (سوال کرتیں کہ نماز پڑھ لیں) تو آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں: جلدی نہ کریں خالص سفیدی دیکھ لیں۔ (صحیح البخاری تعلیقاً ، کتاب الحیض باب : ١٩ المؤطا للامام مالك : ١٣٠ ، السنن الکبری للبیهقی : ١/ ٣٣٦ ، وسنده حسن)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو منع کرتی تھیں کہ رات کے وقت فیصلہ نہ کریں کہ حیض ختم ہو چکا ہے یا نہیں۔ خون (حیض) بھی زرد، مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ (المصنف لابن أبي شيبة : ١٠٠١ ، وسنده حسن)

نوٹ: ...... اگر ایام مخصوصہ سے فارغ ہو کر زرد یا مٹیالے رنگ کا خون آئے تو وہ حیض شمار نہیں کیا جائے گا۔ (صحیح البخاری : ٣٢٦)

سوال (۴): جس عورت کو مسلسل پانی آتا ہو؟

جواب: ماہواری سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو مسلسل پانی آرہا ہو تو وہ ہر نماز کے لیے الگ وضو کرے گی کیونکہ یہ استحاضہ ہے (جس کی تفصیل آگے آئے گی)

سوال (۵): کیا حاملہ عورت کو حیض آتا ہے۔

جواب: حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں حکم دو کہ رجوع کر لیں۔ پھر طہر یا حمل میں طلاق دیں۔ (صحیح البخاری : ٥٢٥١) ثابت ہوا حاملہ کو حیض نہیں آتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کو طہر کے قائم مقام قرار دیا۔
- قرآن کریم نے طلاق کی بحث میں غیر حاملہ کی عدت تین حیض بیان فرمائی ہے جبکہ حاملہ کی عدت وضع حمل (حمل کا پیدا ہو جانا) بتائی ہے۔ (الطلاق : ٤) اگر حاملہ کو بھی حیض آتا تو اس کی عدت بھی تین حیض مقرر کر دی جاتی۔

سوال (٦): کیا عمر رسیدہ عورت کو حیض آتا ہے؟

جواب: عمر رسیدہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ اگر اسے خون آئے تو وہ استحاضہ کا خون شمار ہوگا وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

❁ امام دارمی رحمہ اللہ سے بوڑھی عورت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: وہ وضو کر کے نماز پڑھے، اگر طلاق ہو جائے تو تین ماہ مدت مکمل کرے۔

(سنن الدارمی : ۸۵۲)

سوال (۷): کیا ایک ماہ میں دو، یا تین بار حیض آ سکتا ہے؟

جواب: ممکن ہے۔ (واللہ اعلم)

سوال (۸): کیا مانع حیض ادوایات استعمال کی جاسکتی ہیں؟

جواب: مانع حیض ادوایات کا استعمال مناسب نہیں ہے، کیونکہ طبی لحاظ سے اس کے کئی ایک نقصانات ہیں، مثلاً

۱: مانع حیض ادویات سے ماہواری کا عمل بگڑ جاتا ہے، اس کے نتیجے میں عورت کا ماں بننا مشکل ہو جاتا ہے، ہمارے ملک میں ۸۵ فیصد عورتیں اس نقصان میں مبتلا ہیں۔

۲۔ ہارمونز متاثر ہوتے ہیں اور کئی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ مردوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے، مثلاً چہرے پر بال اُگ آتے ہیں۔

۴۔ چہرے پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔

یہ نقصانات ان خواتین کا مقدر ہیں جو ایسے کام سرانجام دیتی ہیں۔

نوٹ:...... اگر مانع حیض دوائی سے خون بند ہو جائے تو عورت نماز روزہ طواف وغیرہ کر سکتی ہے۔ (دیکھیے المصنف لعبدالرزاق : ۱۲۱۹، عن ابن جریج من قولہ، وسندہ صحیح)

سوال (۹): کیا ماہواری کا خون ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: ماہواری (حیض) کا خون ناپاک ہوتا ہے، یہ جسم یا کپڑے کو لگنے کی صورت میں دھویا جائے گا۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''کھرچیں، پانی سے ملیں اور دھودیں، پھر اس میں نماز پڑھ لیں۔'' (صحيح البخاري : ٢٢٧ ، صحيح مسلم : ٢٩١)

سوال (١٠): کیا ہر مائع چیز میں دھونے کی صلاحیت ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے نجاست زائل کرنے کی صلاحیت صرف پانی میں رکھی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴾ (الفرقان : ٤٨)

''اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اُتارا۔''

سوال (١١): کیا ماہواری والے کپڑوں میں نماز ہوجائے گی؟

جواب: دوران ماہواری اگر کپڑے کو خون لگ جائے تو کپڑے کو دھوکر نماز ادا کریں، اگر یقین ہو کہ خون نہیں لگا تو بغیر دھوئے بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس میں آپ صحبت کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، جب دیکھتے کہ اس میں نجاست نہیں لگی ہوئی۔ (سنن أبي داود : ٣٦٦ وسنده صحيح)

سوال (١٢): ماہواری کے بعد غسل اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ماہواری کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔ (صحيح البخاري : ٣٢٠)

طریقہ غسل

غسل کی نیت کریں۔ مگر یاد رہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو شروع میں

دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے، پھر نماز کے وضو کی مانند وضو کرتے پھر پانی لے کر اپنی اُنگلیاں، بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے، حتیٰ کہ جب آپ سمجھتے کہ آپ نے اچھی طرح جڑوں میں پانی پہنچا دیا ہے تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو ڈالتے، پھر سارے جسم پر پانی ڈالتے، پھر آخر میں پاؤں دھو لیتے۔ (صحیح البخاري : ٢٤٨۔ صحیح مسلم : ٣١٦)

نوٹ :...... غسل کرتے وقت پاؤں وضوء کے ساتھ بھی دھو سکتے ہیں اور آخر میں بھی دھو سکتے ہیں، دونوں طرح درست ہے۔

سوال (۱۳): کیا حائضہ سر کے بال کھول کر غسل کرے؟

جواب: حائضہ بال کھولے بغیر سر پر تین چلو ڈال لے تو کافی ہے، بال کھولنا ضروری نہیں۔

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ کسّ کر سر کے بالوں کی مینڈیاں بناتی ہوں، کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: ’’نہیں، بس سر پر تین چلو پانی ڈال اور سارے جسم پر پانی بہا، یہی کافی ہوگا۔‘‘ (صحیح مسلم : ٣٣٠)

سوال (۱۴): کیا حائضہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر سکتی ہے؟

جواب: بالکل، حائضہ ماہواری ختم ہونے پر اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر سکتی ہے۔ (سورۃ المائدۃ:٦)

سوال (۱۵): کیا عورت بیماری کی وجہ سے تیمّم کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! بیماری کی وجہ سے اگر پانی سے غسل کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمّم کر سکتی ہے۔ (سورۃ المائدۃ :٦)

سوال (١٦): حائضہ کے پسینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حائضہ کا پسینہ پاک ہے، حائضہ نجس نہیں ہوتی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ’’مومن ناپاک نہیں ہوتا۔‘‘ (صحیح البخاري : ٢٨٥)

امام نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں آپ کو پسینہ آتا تو آپ انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے۔

(المصنف لابن أبي شيبه : ٢٠٢٢ و سنده صحيح)

سوال (١٧): کیا حائضہ عورت کا جوٹھا استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانا، اس کی جوٹھی چیزیں استعمال کرنا اور اس کا بنایا ہوا کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مومن نجس نہیں ہوتا۔ زمانہ جاہلیت میں عورت کے مخصوص دنوں میں اسے الگ جگہ پر کر دیا جاتا تھا، اس کے ساتھ ہر طرح کا معاملہ منقطع کر دیا جاتا تھا جبکہ اسلام نے عورت کو عزت سے نوازا۔

سوال (١٨): ماہواری میں جماع کرنا کیسا ہے؟

جواب: حیض کے دنوں میں جماع کرنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ (البقرة : ٢٢٢)

"تم دوران حیض عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ہم بستری نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی، جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی تو نہ وہ اس کے ساتھ کھانا کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر میں اکٹھے رہتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جماع کے سوا سب کچھ کرو۔" (صحيح مسلم : ٣٠٢)

وضاحت : ......اس حدیث میں نکاح کا لفظ جماع کے معنی میں بولا گیا ہے، طبی طور پر بھی ماہواری کے دنوں میں جماع کرنا مرد و عورت کے لیے انفیکشن (Infection) کا باعث ہے۔ اس بیماری کے علاج میں (High Potency Antibiotic) کا استعمال کروایا جاتا ہے۔ جس کے بہت سے (Side Effects) ہیں۔ مثلاً السر، آنتوں کی بیماریاں، یرقان وغیرہ۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کے دنوں میں جماع کرنے سے کوڑھ لگ جانے

کا خدشہ ہوتا ہے۔ (زاد المعاد: ٤/ ٤٠٧)

سوال (۱۹): کیا ماہواری کے بعد غسل سے پہلے جماع ہوسکتا ہے؟

جواب: جب تک عورت غسل نہ کرلے اس وقت تک اس سے جماع کرنا حرام ہے۔
(دیکھیے: سورۃ البقرۃ:۲۲۲)

سوال (۲۰): کیا ایام مخصوصہ میں طلاق ہوجاتی ہے؟

جواب: ایام مخصوصہ میں طلاق دینا مکروہ ہے، لیکن طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

(صحيح البخاري : ٥٢٥٢)

سوال (۲۱): کیا حیض والی عورت نماز پڑھے گی؟

جواب: نماز دین اسلام کا بنیادی ستون ہے، دوران حیض نماز کی اجازت نہیں ہے۔

(صحيح البخاري : ٣٠٤)

سوال (۲۲): کیا حائضہ عورت مسجد جاسکتی ہے؟

جواب: حائضہ عورت کے لیے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد حلال نہیں۔'' (سنن ابی داوٗد: ٢٣٢ وسنده حسن)

سوال (۲۳): کیا حائضہ عورت دم کرسکتی ہے؟

جواب: حائضہ عورت دم کرسکتی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو ماہواری میں دَم کردیتی تھیں۔ (سنن الدارمی: ١٠٣٦ وسنده صحيح)

سوال (۲۴): کیا حائضہ عورت روزہ رکھے گی؟

جواب: حائضہ عورت دوران حیض روزہ نہیں رکھے گی۔ البتہ پاکی حاصل کرنے کے بعد فرضی روزوں کی قضائی دے گی۔ (صحيح البخاري: ٣٢١، صحيح مسلم: ٣٣٥)

استحاضہ کے مسائل

استحاضہ ایک بیماری ہے۔ علامہ عبید اللہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حیض اور

نفاس کے علاوہ شرمگاہ سے نکلنے والا خون ہے، یہ خون ایک رگ سے نکلتا ہے، یہ رگ رحم کے اندر نہیں بلکہ رحم کے منہ کے پاس ہوتی ہے اس کو (عرق عاذل) کہتے ہیں۔

(مرعاة المفاتيح : ٢/ ٢٥٥)

سوال (٢٥): حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کیسے کیا جائے گا؟

جواب: استحاضہ کا خون مسلسل جاری رہتا ہے۔ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کرنے کے تین طریقے شریعت نے بتائے ہیں:

١: ماہواری شروع ہونے کے بعد استحاضہ کا عارضہ لاحق ہوتو ماہواری کے دنوں کا اعتبار ہوگا جن دنوں ماہواری آتی تھی ان کے علاوہ استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔

٢: استحاضہ کا خون پہلے جاری ہوا اور حیض کا خون بعد میں آیا تو دونوں میں فرق رنگت سے کرے گی حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے۔ (سنن أبي داوٗد : ٢٨٦ وسنده حسن) جبکہ استحاضہ کا خون سرخی مائل ہوتا ہے۔ (صحيح مسلم : ٣٣٤)

٣: اپنے خاندان کی عورتوں سے پوچھے گی جن دنوں ان کو حیض آتا ہے اتنے دن خود کو حائضہ سمجھے۔ (سنن الدارمي :٨٧٥ وسنده صحيح ، یہ قول عطاء بن ابی رباح تابعی رحمہ اللہ کا ہے)

سوال (٢٦): مستحاضہ طہارت کیسے حاصل کرے؟

جواب: مستحاضہ ایام حیض میں نماز، روزہ، جماع سے رکی رہے گی البتہ حیض ختم ہونے کے بعد غسل ضروری ہے کہ باقی دنوں میں اس کا حکم عام عورتوں جیسا ہے۔

(دیکھئے: صحيح البخاري : ٢٢٨)

سوال (٢٧): کیا مستحاضہ کے لیے ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا ضروری ہے؟

جواب: مستحاضہ ایک وضو کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھ سکتی ہے۔ اسے ہر نماز کے لیے الگ وضو کرنا ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''ہر نماز کے لیے الگ سے وضو کرو۔'' (صحيح البخاري : ٢٢٨)

سوال (۲۸): کیا مستحاضہ سے جماع ہوسکتا ہے؟

جواب: مستحاضہ سے جماع ہوسکتا ہے۔منع کی دلیل نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ ﴾ (البقرۃ : ۲۲۳)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ۔''

نفاس کے احکام

خون نفاس کا بھی خونِ حیض والا حکم ہے۔

خونِ نفاس کے چند مسائل:

۱: حیض کا خون نجس ہے، نفاس کا بھی نجس ہے۔

۲: حیض کے بعد غسل واجب ہے، نفاس کے بعد بھی واجب ہے۔

۳: حیض میں جماع حرام ہے نفاس میں بھی حرام ہے۔(المغنی :۱/ ۳٦۲)

۴: حیض میں نماز، روزہ، مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے اور نفاس میں بھی یہی حکم ہے۔

۵: حیض میں غسل سے پہلے جماع جائز نہیں اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔

٦: چالیس دن بعد اگر خون جاری رہے تو پھر نماز، روزے کی ادائیگی کرے کیونکہ یہ کوئی بیماری ہے، نفاس نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

۷: اگر طبعی طور پر نفاس کا خون نہیں آیا تو غسل کر کے نماز پڑھے گی۔

۸: اگر نفاس میں طلاق دی گئی ہو تو طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

عدت کے مسائل

عورت کا خاوند فوت ہوجائے یا اسے طلاق ہوجائے یا وہ خلع لے لے تو اسے ایک خاص عرصہ مخصوص انداز سے گزارنا پڑتا ہے۔اس دوران میں کسی دوسرے مرد سے منگنی یا نکاح نہیں کرسکتی۔یہ عرصہ مختلف عورتوں کے لیے مختلف ہوتا ہے۔

حاملہ کی عدت:

حاملہ کا خاوند فوت ہوجائے یا طلاق دے دے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، جب تک بچہ جنم نہ لے عدت میں رہے گی اور بچے کے پیدائش کے بعد عدت ختم ہوجائے گی خواہ چند دن یا چند لمحے ہی گزرے ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ (الطلاق : ٤)

''حاملہ کی عدت بچے کی پیدائش ہے۔''

مطلقہ کی عدت:

طلاق یافتہ کی عدت تین حیض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ﴾ (البقرة :٢٢٨)

''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں۔''

نوٹ:

اگر عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

خلع یافتہ کی عدت:

عورت نکاح سے نکلنا چاہے تو عدالت میں جا کر حق مہر واپس کر کے نکاح ختم کرواسکتی اسے خلع کہتے ہیں۔ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ (سنن النسائي : ٣٤٩٧ ، صحيح)

☆......☆......☆